بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم: بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۰۲	۲۸ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲ تبوک ۱۳۴۹ہش - ۲ ستمبر ۱۹۷۰ء	جلد ۵۹/۲۴

اخبارِ احمدیہ

۔ ربوہ یکم تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ انچارج انڈونیشیا پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہیں انہیں علاج کے لئے ہسپتال میں بھی داخل کرایا گیا ہے لیکن ابھی تک تکلیف رفع نہیں ہوئی۔ اس عارضہ سے گردے بھی متاثر ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

۔ مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد مورخہ ۲/۹ بروز بدھ اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے لنڈن روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ بذریعہ سرگودھا ایکسپریس بوقت ۶ بجکر چالیس منٹ صبح ربوہ سے روانہ ہوں گے۔

اسی طرح مکرم مولوی کمال یوسف صاحب مورخہ ۳/۹ بروز جمعرات تبلیغِ اسلام کے لئے سکنڈے نیویا روانہ ہو رہے ہیں آپ بھی بذریعہ سرگودھا ایکسپریس بوقت ۶ بجکر چالیس منٹ صبح ربوہ سے روانہ ہوں گے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دونوں روز اسٹیشن پر تشریف لے جاکر اپنے مجاہد بھائیوں کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب مبلغ غانا مورخہ ۲۴/۸ بروز سوموار ساڑھے تین سال فریضۂ تبلیغ ادا کر کے بخیر و عافیت ربوہ پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز میں آنا مبارک کرے۔ (وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

قافلہ قادیان سے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ روزنامہ الفضل میں کئی مرتبہ اعلان ہو چکا ہے کہ قافلہ قادیان میں جانیوالے احباب اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر مکمل صورت میں یکم ستمبر تک نظارت خدمتِ درویشاں میں پہنچا دیں۔ آج مقررہ تاریخ یکم ستمبر گزر چکی ہے اس لئے ۲ ستمبر کے بعد آنیوالی درخواستیں زیرِ غور نہیں آئیں گی۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ دیوانہ بنے

کسی ننگ و عار کی سچائی کے لئے پرواہ نہ کرے

"یہی اصل بات ہے جب تک عملی شہادتیں ساتھ نہ ہوں یہ نفس کا دھوکا ہے جو کہتا ہے کہ مانتا ہوں۔ سچا ایمان گناہ کو باقی نہیں رہنے دیتا۔ اور سچا ایمان کیونکر پیدا ہوتا ہے؟ آپ یاد رکھیں جو مریض طبیب کے پاس جاتا ہے تو طبیب اسکی مرض کو تشخیص کر کے ایک علاج اس کا بتا دیتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ بیمار کو متنبہ کر دے علاج کرنا نہ کرنا یہ مریض کا اپنا اختیار ہے۔ وہ یہ بتا دے گا کہ داغ لگانے کی جگہ ہے تو داغ دو یا جونک لگاؤ وغیرہ یعنی جو علاج ہو وہ بتا دے گا۔ اسیطرح ہم اصل علاج بتا دیتے ہیں کرنا نہ کرنا ہر شخص کے اپنے اختیار میں ہے۔

پس اصل بات یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ ان آنکھوں سے نظر نہیں آتا اور نہ ان حواس سے ہم اُس کو محسوس کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ اُن محسوسات میں سے ہوتا جن کے لئے یہ حواس ہیں تو بیشک وہ نظر آجاتا یا محسوس ہو سکتا مگر ان حواس میں سے کوئی حس اس کے لئے بکار نہیں۔ اُس کی شناخت کے خاص وسائل ہیں اور اَور حواس ہیں۔ گو حکیموں برہمنوں اور فلاسفروں نے بجائے خود ٹکریں ماری ہیں لیکن وہ سب غلطیوں میں مبتلا ہیں اور وہ ایمان جو انسان کی زندگی میں ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتا ہے ان کو نصیب نہیں ہوا۔ جب خود انکی یہ حالت ہے تو وہ دوسروں کیلئے ہادی اور رہنما کیونکر ہو سکتے ہیں۔ جو خود مشکلات میں مبتلا ہیں اور جن کو خود سکینت اور اطمینان نہ ہو وہ اوروں کیلئے کیا اطمینان کا موجب ہوں گے۔ اس سلسلہ کی راہ کے چراغ در اصل انبیاء علیہم السلام ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ وہ نورِ ایمان حاصل کرے اس کا فرض ہے کہ اس راہ کی تلاش کرے اور اس پر چلے بدوں اسکے ممکن نہیں کہ معرفت اور سچا گیان مل سکے جو گناہ سے بچاتا ہے۔ اور ہر ایک شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ کس شئے کا اتباع اس وقت حقیقی ایمان اور گیان پیدا کر دیتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب انسان سچائی پر قدم مارنے لگتا ہے تو اس کو مشکلات اور ابتلاء پیش آتے ہیں۔ برادری اور قوم کا ڈر اسے دھمکاتا ہے لیکن اگر وہ فی الحقیقت سچائی سے پیار کرتا ہے اور اسکی قدر کرتا ہے تو وہ ان ابتلاؤں سے نکل جاتا ہے ورنہ ابتلاء اس کا نفاق ظاہر کر دیتا ہے۔ مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ دیوانہ بنے کسی ننگ و عار کی سچائی کیلئے پرواہ نہ کرے۔ جب تک وہ ان قیود کا پابند ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا ؎

از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمانِ تست ٭ دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں را گزیں

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۴-۳۱۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ر تبوک ۱۳۴۹ہش

اِسلامی قانون

یہ تسلیم کرنا کہ اسلام کے پبلک قانون میں سخت اختلافات موجود ہیں اس امر سے واضح ہے کہ جو لوگ یہاں اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں ان میں سے ایک گروہ یہاں وہ اسلامی پبلک قانون نافذ کرنا چاہتا ہے جو اس کے نزدیک اکثریت کا قانون ہے۔ اوّل تو جیسا کہ ہم نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے اسلامی قانون میں پبلک اور پرسنل لاء کی تقسیم ہی ناجائز ہے کیونکہ جو شخص ایسی تقسیم گوارا کرتا ہے وہ اسلامی قانون کی اس سپرٹ کو سمجھا ہی نہیں جس سپرٹ سے ایک مسلمان اسلامی قانون کو الٰہی قانون سمجھ کر اس پر عامل ہونا چاہتا ہے۔ پرسنل لاء کی اصطلاح انگریز کی وضع کی ہوئی ہے مثلاً اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام میں بدکاری کی سزا دینے کے لئے چار معتبر اور متقی گواہوں کی گواہی لازمی ہے۔ مگر عہدِ نبویؐ اور خلفاء میں ایسی مثالیں بھی ہیں کہ مجرموں نے خود آ کر اقبالِ جرم کیا اور عاقبت کی سزا سے بچنے کے لئے دنیوی سزا کو قبول کیا ہے یہ بغیر تقوی اللہ کے نہیں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی قانون (خواہ پبلک ہو یا پرسنل) تقوی اللہ کے بغیر اپنی وہ تکمیل نہیں کر سکتا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونی چاہیئے۔

بہرحال اسلامی پبلک لاء کے نفاذ کے لئے ضروری ہے کہ قضاۃ عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ کریں اور جو حق ہے قانون کی وہی تعبیر کریں۔ لیکن جب ان پر کسی خاص فقہ کی پابندی عائد کر دی جائے گی تو وہ اس سکول کے مطابق تو حق ہو گا جس کے مطابق وہ فیصلہ کریں گے مگر اس سے مختلف رائے رکھنے والے سکول کے مطابق ناحق بلکہ کفر کی حد تک پہنچ سکتا ہے۔ اب غور کیا جائے کہ ایک ملک میں ایسا قانون رائج کر دیا جاوے جس سے اس فرقہ کے علاوہ جس کی فقہ کے مطابق فیصلہ ہو باقی تمام فرقے اس فیصلہ کو ناحق بلکہ کفر سمجھتے ہوں تو دنیا ایسے ملک کا تمسخر اُڑائے گی یا نہیں۔ کیونکہ کہلائے گا وہ قانون اسلامی قانون۔ عام دنیوی قانون کے متعلق یہ احتمال اس لئے نہیں کہ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانوں نے جو قانون بنایا ہے اس کے مطابق ٹھیک فیصلہ ہوا ہے اس لئے اعتراض کی گنجائش نہیں لیکن ایک قانون کو کہا تو جائے الٰہی قانون مگر اس کی تعبیر کے متعلق جو گروہ اس طرح قانون بنانا چاہتا ہے وہ اس بات پر غور نہیں کرتا البتہ وہ اپنے آپ کو مجبور سمجھتا ہے اور کہتا ہے :۔

"حکومت کے شعبۂ قانون سازی کے معاملہ میں یہ ایک عملی دشواری ہے کہ پبلک لاء کی حد تک قانون سازی بہرحال کتاب و سنت کی کسی ایک ہی تعبیر پر ہو سکتی ہے۔ اس عملی دشواری کا کوئی منصفانہ حل اگر اسکے سوا پیش کیا جا سکتا ہو جو میں نے بیان کیا ہے تو اسے ضرور پیش کیا جائے اس پر ضرور کھلے دل سے غور کیا جائے گا۔

(ایشیا ۲۳ر اگست ۱۹۷۰ء صہ)

مولانا اصلاحی نے ان صاحب کے متعلق اسی لئے کہا تھا کہ ؎

دیکھا کہ وہ ملتا نہیں اپنے ہی کو کھو آئے

یعنی چونکہ وہ کوئی ایسا پبلک لاء نہیں بنا سکتے جو ہر ایک کے لئے قابلِ قبول ہو اس لئے وہ اس بات کا حل اس بھونڈے طریق سے کرنا چاہتے ہیں کہ ایک خاص فقہ کے مطابق قانون بناؤ خواہ دوسرے فرقوں کے نزدیک وہ شرک و کفر کے مترادف ہی کیوں نہ ہو۔ گویا ایسے قانون کو اسلامی قانون کہنا اسلام کی توہین نہیں ہے۔ صاحب موصوف ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں :۔

"کتاب و سنت کی تعبیر کے معاملہ میں ہمیں اور آپ کو عام ملکی قانون (پبلک لاء) اور شخصی قانون (پرسنل لاء) کے درمیان لامحالہ فرق کرنا ہو گا عام ملکی قانون بہرحال کتاب و سنّت کی اسی تعبیر پر بنے گا جسے اکثریت مانتی ہے۔ مراکو میں اکثریت مالکیوں کی ہے اس لئے وہاں کا پبلک لاء مالکی تعبیر پر بنے گا۔ انڈونیشیا اور ملیشیا میں اکثریت شافعی ہے اسلئے وہاں پبلک لاء شافعی تعبیر پر بنے گا۔ ایران میں اکثریت شیعہ ہے اس لئے وہاں پبلک لاء شیعہ تعبیر پر بنے گا اور پاکستان میں اکثریت سُنّی ہے اس لئے اگر یہاں آپ کوئی اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں تو اس کا پبلک لاء لازماً سُنّی تعبیر پر ہی بنے گا۔ البتہ پرسنل لاء کے معاملے میں شیعوں کے لئے شیعہ تعبیر، اہلِ حدیث کے لئے اہل حدیث تعبیر اور حنفیوں کے لئے حنفی تعبیر ہی مسلّم ہو گی اس اصولی بات کو اگر تسلیم نہ کیا جائے تو پھر یوں کہئے کہ ہم اور آپ انگریزی، چینی، روسی یا کسی اَور غیر اسلامی قانون پر متفق ہو جائیں کیونکہ کتاب و سنّت کی کوئی ایسی تعبیر ممکن نہیں ہے جو پبلک لاء کے معاملے میں حنفیوں، شیعوں اور اہلِ حدیث کے درمیان متفق علیہ ہو"

(ایضاً صہ)

اگر اسلامی قانون کی یہی بیچارگی ہے تو پھر کیا یہ بہتر نہیں ہے جیسا کہ یہاں کہا گیا ہے انگریزی۔ چینی۔ روسی یا کسی اَور غیر اسلامی قانون پر متفق ہو جائیں کیونکہ اس صورت میں اسلامی قانون متہم تو نہ ہو گا۔ دوسرے اختلاف رکھنے والے فرقوں کے مطابق تو سُنّی قانون بھی انگریزی وغیرہ قسم کا ہی قانون ہو گا اسلامی ہرگز نہیں ہو گا۔

اس سے بھی بڑھ کر یہ امر قابلِ غور ہے کہ خود سُنّی قانون میں مختلف مجتہدین میں سخت اختلافات ہیں۔ اور اگر اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے کہ قانون کی سُنّی تعبیر کو مان لیا جائے تو یہ سوال پیدا ہو گا کہ کونسے سُنّی مجتہد کی رائے کے مطابق قانون بنایا جائے گا۔

پھر اسی گروہ کے امیر صاحب فرماتے ہیں :۔

"مسلّمہ اسلامی فرقوں کے حقوق ہم نے اپنے منشور کے صفحہ ۳۳ پر ٹھیک ٹھیک انہی الفاظ میں بیان کئے ہیں جو ۱۹۵۱ء میں سُنّی اور شیعہ علماء کے باہمی اتفاق سے اسلامی ریاست کے ۲۲ اصولوں میں طے ہوئے تھے اور وہ حسبِ ذیل ہیں :۔

"مسلّمہ اسلامی فرقوں کو حدودِ قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہو گی انہیں اپنے پیروؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا پورا حق ہو گا۔ وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے۔ ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے اپنے فقہی مذہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی کہ انہی کے قاضی یہ فیصلہ کریں گے۔

(ایضاً صہ)

یہاں لفظ "مسلّمہ" قابلِ غور ہے۔ سوال ہے کہ کس کے "مسلّمہ" حالانکہ کسی فرقہ کے نزدیک کوئی دوسرا فرقہ اسلامی فرقہ نہیں بلکہ کافر اور مرتد ہے۔ شیعہ سُنّی کے نزدیک، سُنّی شیعہ کے نزدیک۔ بریلوی دیوبندی کے نزدیک اور دیوبندی بریلوی کے نزدیک کافر و مرتد ہے یہاں تک کہ اگر کوئی ان کے نزدیک دوسرے فرقہ والے کو کافر و مرتد نہ گردانے تو وہ بھی کافر ہے ٭

گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر

احمدی مجاہد ہی اکنافِ عالَم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ

ہفتۂ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں

(از مکرم منور شمیم صاحب خالد مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ اشاعت و غلبۂ اسلام کے عظیم فریضہ کو خلیفۂ وقت کی براہ راست نگرانی و راہنمائی میں تحریک جدید انجمن احمدیہ کے نظام کے ذریعہ نہایت احسن طور پر ادا کر رہی ہے۔ تحریک جدید کے نظام کے ماتحت دنیا بھر میں تبلیغی مراکز قائم کرنے، مبلغین تیار کر کے باہر بھجوانے، مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرانا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے بنی نوع انسان کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود کا حصول مثلاً مساجد کی تعمیر، سکولوں اور ہسپتالوں کے اجراء وغیرہ کے کام انجام پا رہے ہیں۔ جن سے عظیم الشان نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔

برادران! آج سے صرف اسّی سال قبل کا وہ زمانہ ذہن میں لائیے جب قادیان کی ایک دُور افتادہ اور غیر معروف بستی میں خدائی منشاء کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تو اس سے قبل باہر کی دنیا تو کیا خود قادیان کی مختصر آبادی سے بھی حضورؑ کی شناسائی نہ تھی۔ حضورؑ اپنا سارا وقت نمازوں، دعاؤں اور عبادتوں میں صرف کرتے۔ دنیا اور دنیاوی کاموں کی طرف قطعاً رغبت نہ تھی۔ اسی وجہ سے بعض دفعہ اہل خاندان بھی فکرمند ہو جاتے کہ یہ ہر وقت مسجد میں عبادتوں میں مگن رہنے والا دنیا میں کس طرح گزارہ کریگا۔

..... ذرا چشم تصوّر میں یہ صورت حال لائیے اور پھر خدا تعالےٰ نے بشارت دی میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ بظاہر نظر یہ بات اس وقت ناممکن نظر آتی تھی کہ وہ شخص جس کو خود اس کی بستی والے بھی نہ جانتے تھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے نام اور اپنے کام کی ساری دنیا میں تشہیر کی خوشخبری پاتا ہے اور آج ہم اس الٰہی بشارت کے سو فیصد پورا ہونے کے عینی شاہد ہیں۔ ذرا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ افریقہ کے اِن ایمان افروز اور روحانی کیف کے حامل نظاروں کا اندازہ لگائیے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز ۱۸ اپریل ۱۹۷۰ء کو لیگوس سے اکرا (گھانا) کے ہوائی اڈہ پر اترتا ہے:۔

"ایرپورٹ پر جہاز ابھی رُکا ہی تھا کہ اکرا کی انٹرنیشنل ایرپورٹ کی عظیم الشان عمارت نظر آئی اور پھر عمارت کی چھتوں، بالکونیوں پر سفید لباسوں میں ملبوس مردوں عورتوں اور بچوں کے گروہ کے گروہ رومال اور ہاتھ ہلاتے نظر آئے۔ یہ مرد عورتیں بچے اور بوڑھے کون تھے۔ یہ وہی خوش قسمت تھے جنہوں نے ہزاروں میل دُور مغربی افریقہ کے وسیع و عریض خطے میں احیائے دین کے آسمانی منصوبہ سے اپنے آپ کو وابستہ کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ جنہیں ان جسمانی آنکھوں سے اب تک نہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی توفیق ملی تھی اور نہ ہی حضورؑ کے خلفاء میں سے کسی ایک کو دیکھنا نصیب ہوا۔ آج ان کی سالہا سال کی تمنائیں بر آئی تھیں اور مرادیں پوری ہونے والی تھیں۔ آج مہدی معہود علیہ السلام کا موعود نافلہ خود چل کر ان کے پاس پہنچ چکا تھا"

"جہاز کے اندر سے ہی حضور کی نظر جب اس جمِّ غفیر کی طرف گئی جو سراپا انتظار اپنے محبوب کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ہمہ تن منتظر تھے تو حضور کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرطِ محبت سے بے قرار ہو کر کھڑکی میں سے ہی اپنے عشاق کو ہاتھ ہلا ہلا کر انکے بے تابانہ استقبال کا جواب دیا۔ اور جب حضور جہاز سے باہر تشریف لائے تو ہجوم میں سمندر کی لہروں کی سی حرکت پیدا ہو گئی۔ اور اللہ اکبر، اسلام، احمدیت، حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونجنے لگی... نعرے دلوں سے اُٹھتے اور دلوں تک جا پہنچتے۔ بیس ہزار ہاتھ جنبش میں تھے اور دس ہزار آوازیں بلند ہو کر عقیدت کے پھول اس آسمانی بادشاہت کے شہزادے کے قدموں میں نچھاور کر رہی تھیں۔

"مسجد اکرا کے سنگِ بنیاد کے موقع پر حاضرین کی تعداد دس ہزار تھی جن میں سے آٹھ ہزار احمدی تھے۔ معززین شہر، اخباری نمائندے، ریڈیو کے نمائندے، ہائی اوفیشلز، سفارتی نمائندے بھی موجود تھے۔ جب سب احمدی بھائیوں اور بہنوں نے مل کر خوش الحانی سے اپنی زبان میں جھوم جھوم کر پڑھنا شروع کیا کہ "وہ مہدی جس کا انتظار تھا آگیا ہے" تو یوں محسوس ہوا کہ ساری کائنات احمدیت کے ان پروانوں کی تائید میں شامل ہو کر گا رہی ہے۔"

....." پھر حضور ایدہ اللہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے۔ جب حضور احباب اور بہنوں کے درمیان میں سے گزرے تو انہوں نے پھر بلند آواز سے خوش الحانی سے ڈبڈباتی ہوئی آنکھوں کیساتھ یہ گیت گانا شروع کر دیا۔

مہدی جس کا انتظار تھا آگیا

اسمعوا صوت السماء

جاء المسیح جاء المسیح"

(از روزنامہ الفضل)

یہ تو صرف ایک جھلکی ہے ان سینکڑوں، ہزاروں ایمان افروز اور زندہ خدا کے زندہ نشان کے مظاہروں کی جو حضور پُرنور کے حالیہ دورہ افریقہ کے دوران اس "تاریک براعظم" میں ایک عالم نے دیکھے۔ لاریب خدائی بشارت پوری آب و تاب سے پوری ہوئی کہ :۔

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔"

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دونگا ..... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(اشتہار ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء)

آج ایک عالم گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے خدائی وعدے اور الہامی بشارتیں پوری شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ وہ جسے خود اُس کی بستی والے بھی نہ جانتے تھے آج دنیا کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت پا رہا ہے۔

لیکن اس کرۂ ارض کے مختلف براعظموں اور جزیروں اور ان میں آباد اربوں ارب انسانوں کو تصور میں لائیے۔ ان کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرانا جماعت احمدیہ پر فرض کیا گیا ہے۔ یہ عظیم کام کتنی زبردست کوششوں اور قربانیوں کا متقاضی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو آئے اور اپنا مشن پورا کرنے کے بعد اس دنیائے فانی سے تشریف لے گئے۔ اور اپنے اس ارفع و اعلیٰ مشن کے مقاصد کو ساری دنیا پر محیط کرنے کا کام خلیفۂ وقت کی راہنمائی میں اپنی جماعت کے سپرد فرما گئے۔

آج اسلام اور احمدیت کے نور سے دنیا کے تاریک گوشوں کو روشن کرنے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ کے افراد مختلف النوع قربانیوں کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی نگرانی و راہنمائی میں تحریک جدید کے نظام کے تحت انجام دے رہے ہیں۔ مبلغین تیار کرنا، مشن کھولنا، قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں کرانا، سکول، ہسپتال اور مساجد تعمیر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کام کثیر اخراجات کا تقاضا کرتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں دنیا میں بسنے والی مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے ہمارے بھائیوں کی دینی و روحانی ضروریات اور تقاضے وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتے جا رہے ہیں جن کو پورا کرنے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر عائد کی گئی ہے اور ہم نے ہی اپنی ضرورتوں کی قربانیوں سے یہ ذمہ داری نبھانی ہے جیسا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض

ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔"

لہٰذا ہر احمدی پر تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا لازم قرار دیا گیا ہے الٰہی سلسلوں میں شامل ہونے والے خوش نصیبوں کو اللہ تعالےٰ اپنی عظیم الشان دائمی برکات و فیوض سے متمتع کرنے اور ہمیشہ رہنے والی اصلی اور حقیقی زندگی سے سرفراز کرنے کے لئے اس دنیا میں مختلف رنگ کی قربانیوں کے امتحان میں سے گزارتا ہے۔ خوش بخت ہیں وہ جوان قربانیوں کے معیار پر ہمیشہ پورا اُترتے ہیں اور بشاشت کے ساتھ دنیا کی ان عارضی چیزوں —— جان، مال، وقت —— جو کہ اُخروی نعماء کے مقابلہ میں بے حقیقت ہیں —— خدا کے حضور پیش کر کے اس کی رضا کی جنت میں داخل ہونے کے لئے راہ ہموار کرتے ہیں۔ یہ نکتہ ہمیں ہر آن پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ اس دنیا میں ہم جہاں کہیں اور جو کچھ بھی ہیں وہ محض اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہیں۔ ہماری ذہنی و جسمانی صلاحیتیں، ہمارا علم، ہماری عقل، ہمارا مال، ہمارا وقت، ہماری عزت، ہمارا ہر سانس —— ان میں سے کچھ بھی ایسا نہیں جسے ہم خود محض اپنے زورِ بازو کا نتیجہ قرار دے سکیں۔ تو پھر جب سب کچھ محض خدا کے فضل سے ہی ہم نے حاصل کیا اور آئندہ حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں تو پھر اس پر سب سے زیادہ حق بھی تو خدا تعالےٰ کا ہی ہے۔ عہد بھی تو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا ہوا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ جو کچھ ہم ہیں یا ہمارا ہے اس پر سب سے زیادہ حق بھی خدا تعالیٰ کے قائم کردہ روحانی سلسلہ کی ضروریات اور مطالبات کا ہے۔ ان مطالبات اور ضروریات کو پورا کر کے ہی ہم خدا تعالےٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا صحیح مصرف کر سکتے ہیں اور اس کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

مجالس خدام الاحمدیہ شعبہ تحریک جدید مرکزیہ کے زیر اہتمام یکم تبوک سے ۱۰ تبوک ۱۳۴۹ ہش (ستمبر ۱۹۷۰ء) تک

ہفتہ وصولی تحریک جدید

منا رہی ہیں۔ اس ہفتہ کو کامیاب بنانا سب خدام کی اجتماعی اور انفرادی ذمہ داری ہے۔

محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید انجمن احمدیہ کے ایک گزشتہ اعلان کے مطابق تحریک جدید کی متوقع آمد ۶ لاکھ دس ہزار میں سے ۱۳ر جولائی تک وصولی صرف ۲ لاکھ ۷۰ ہزار ہوئی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ بقیہ تین ماہ میں ۳ لاکھ ۴۰ ہزار کا چندہ تحریک جدید وصول کرنا ہوگا۔ لہذا لازم ہے کہ مجالس ہفتہ تحریک جدید کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ کوئی خادم ایسا نہ رہے کہ جس سے براہِ راست رابطہ پیدا کر کے اسے تحریک جدید کے نظام کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا احساس اس رنگ میں نہ دلایا گیا ہو کہ وہ از خود اس مالی جہاد میں شرکت پر مجبور نہ ہو جائے۔

اجتماعی تلقین و تاکید کے علاوہ خدام سے انفرادی رابطہ بہت ضروری ہے۔ کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ خدام سے معیاری چندہ تحریک جدید وصول کیا جائے جو ماہانہ تنخواہ کا کم از کم پانچواں حصہ ہے۔ لیکن بے روزگار یا طالب علم سالانہ دس روپیہ چندہ دے کر اس جہاد میں شریک ہو سکتے ہیں۔ احمدی والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو ابتدا سے ہی تحریک جدید کے مالی جہاد میں شریک کریں تا کہ بڑے ہونے پر وہ اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں۔ یہ بہت ضروری امر ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشادِ مبارک پیشِ نظر رکھنا چاہیئے:۔

"میں نے ایک خطبہ میں بتایا تھا کہ جماعت میں اتنی استعداد ہے کہ وہ تحریک جدید کا ۷ لاکھ نوّے ہزار کا بجٹ پورا کر سکے۔ اگر وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں۔ اگر وہ ان الٰہی برکتوں کا احساس رکھیں جو تحریک جدید میں معمولی اور حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ سے ہم نے حاصل کی ہیں۔ اگر وہ اسلام کی ضرورتوں کو پہچانیں اور یہ یقین رکھیں کہ ضرورتِ وقت سے شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں جو ہم دے رہے ہیں۔ لیکن جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ ہمیں دینا چاہیئے۔ تا کہ جو ہم نہیں دے سکتے اور جس کی ضرورت ہے اس کو خدا تعالیٰ اپنے فضل اور برکت سے پورا کر دے"

اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات پر پورا اُترنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

تمام قائدین کرام و ناظمین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں اپنی مساعی اور نتائج سے ۱۵ر تبوک (ستمبر) تک دفتر مرکزیہ کو آگاہ کر دیں بہترین کارکردگی دکھانے والی مجالس کے نام دعا کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمتِ اقدس میں پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

چودھواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چودھواں سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۱/۱۲/۱۳ر ستمبر ۱۹۷۰ء/ تبوک ۱۳۴۹ ہش بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار بمقام مالیرز گرانڈ ہوٹل کراچی منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کا بھی اجتماع ہوگا۔ اس سہ روزہ اجتماع میں خدام و اطفال کے لئے علمی اور جسمانی مقابلہ جات منعقد ہوں گے۔

کراچی کے تمام خدام سے گزارش ہے کہ وہ اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ حاصل کریں۔ دیگر مجالس خاص طور پر صوبہ سندھ کے قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کے خدام کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

معتمد

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

قواعد انتخاب نمائندگانِ شوریٰ

سالانہ اجتماع مرکزی کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ ۱۶-۱۷-۱۸ر اخاء ۱۳۴۹ ہش/ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہوگی۔ مجالس مندرجہ ذیل قواعد کی روشنی میں شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع بھجوائیں۔

۱۔ نمائندگانِ شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔

۲۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کہ مجلس کو حق ہوگا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو رہا ہو تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا۔

۳۔ کوئی خادم جو بقایادار ہو شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔ ہر وہ خادم بقایادار متصور ہوگا جس کے ذمہ تین ماہ یا زائد کا بقایا ہوگا۔ اور جو یاددہانی پر بھی ادا نہیں کرتا۔ سوائے اس کے کہ اس نے محکمہ متعلقہ سے اجازت لے لی ہو۔

۴۔ نمائندگان جب اجتماع پہ تشریف لائیں تو اپنے ہمراہ مقامی قائد کی تصدیقی چٹھی ضرور لائیں۔ جس میں اس بات کی وضاحت ہو کہ نمائندہ مذکور کا مجلس عاملہ نے انتخاب کیا ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے!

قسط نمبر ۲

انسانی زندگی کا اصل مدعا اور اسکے حصول کے ذرائع

از مکرم غلام احمد صاحب خادم جامعہ احمدیہ ربوہ

استقامت کا زینہ نہایت کٹھن اور صبر آزما ہے اور وہی لوگ نعمائے سرمدی اور اسرار الٰہی کے وارث بنتے ہیں جو اس مرحلہ کو طے کر لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ سچ ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت و آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہر چہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں۔ جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے۔ جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۵۵)

چھٹا ذریعہ:۔ جو شخص بھی استقامت کے اس بلند معیار پر قائم ہو جاتا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس کو اصل مقصود سے ہٹا نہیں سکتی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوؤں کا مشاہدہ کر چکا ہوتا ہے اس کا دل خدا کی تجلی گاہ ہوتا ہے۔ وہ خدا نما انسان ہوتا ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر انسان کا اپنے رب سے وہ مضبوط اور مستحکم تعلق قائم ہو چکا ہوتا ہے گویا کہ خدا انسان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ پکڑتا ہے کان ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ سنتا ہے اور پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے اس بنیادی اصل کی طرف اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں اشارہ فرماتا ہے۔

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

(الفتح: ۱۱)

یعنی اس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔

غرض اس مقام کو حاصل کرنے والے انسانوں کو اللہ تعالیٰ اپنے الہامات و کشوف اور رویائے صالحہ سے نوازتا ہے تاکہ ان کا شوق اور بھی بڑھے تب وہ شخص جو مقصد حیات کو پا چکا ہوتا ہے والہانہ طور پر اپنے رب کریم کے آستانہ پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے کانوں میں خداوند ذوالمجد والعلیٰ کی یہ شیریں اور پیاری آواز پہنچتی ہے۔

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۔ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۔

(الفجر ۲۸ تا ۳۱)

اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حال میں کہ تو اسے پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی پھر تیرا رب تجھے کہتا ہے کہ) آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا اور (آ) میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

یہ وہ مقام عبودیت ہے کہ جس پر پہنچ کر انسان یہ کہہ سکتا ہے۔ اے میرے خدا تو نے جس مقصد کے لئے مجھے پیدا کیا تھا۔ تیری ہی توفیق میں نے اسے حاصل کیا ہے۔ اب تو اپنے کرم سے اس ذرہ ناچیز کو اپنے ان تمام وعدوں کا جو تو نے اپنے صالح بندوں سے کئے ہیں وارث بنا دعا ہے کہ ہمارا رب کریم ہم سب کو ان راستوں پر چلائے جو اس کی رضا کی جنت تک پہنچانے والے ہیں تا

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

(الذاریات آیت ۵۷)

میں جو مطالبہ ہے اس کو ہم کماحقہ پورا کرنے والے بنیں۔ آمین یا رب العٰلمین۔

هفتہ تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں

صدر محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب

کا

پیغام خدام کے نام

"برادران!

تحریک جدید کا نظام براہ راست خلیفۂ وقت کی نگرانی و راہنمائی میں دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا عظیم فریضہ ادا کر رہا ہے اور آج ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے اکثر حصوں میں احمدیت کے روحانی انقلاب کے ذریعہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا ہوتے دیکھ رہے ہیں اس سلسلہ میں ہماری نئی نسل اور خاص طور پر احمدی نوجوانوں پر اہم ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں تحریک جدید کے نظام کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہر خادم پر لازم ہے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔

شعبہ تحریک جدید مرکزیہ کے زیر اہتمام یکم تبوک سے ۷ تبوک ۱۳۴۹ہش ۱۳ ستمبر ۱۹۷۰ء تک

هفتہ تحریک جدید وصولی

منایا جا رہا ہے۔ تمام قائدین اور عہدیداران اور خدام بھائی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اس میں اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں شریک ہو کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ هفتہ وصولی کے سلسلہ میں کی گئی کوششوں میں برکت ڈالے۔ ہمیشہ ہماری راہنمائی فرماتا رہے اور ہماری حقیر قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہماری مساعی کو مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی نور احمد صاحب لیفٹیننٹ ریٹائرڈ مورخہ ۲۸ اگست ۷۰ء کو صبح ساڑھے ۱۰ بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نعش دوسرے دن صبح ربوہ لائی گئی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گیارہ بجے صبح نماز جنازہ پڑھائی اور نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا مرحوم بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اپنی عمر کے آخری کئی سال جہلم کے حلقہ کی جماعت کے صدر رہے اور اس وقت جماعت راولپنڈی کی مجلس عاملہ کے ممبر تھے مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چھ لڑکیاں اور دو چھوٹے لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی بیوی بچوں کی خود کفالت فرمائے۔ آمین

مرحوم کی وفات کی خبر چونکہ ہمیں بہت تنگ وقت میں مل سکی تھی اور اتفاق سے مرحوم کے بیوی بچے اور کوئی دوسرا عزیز راولپنڈی میں موجود نہ تھا

۳۴

---

۳۳ محترم جناب چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت [illegible]

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام	مقام	وعدہ	ادائیگی
مکرم شیخ فضل احمد صاحب	سمن آباد لاہور	۵۰۰۰	۵۰۰۰
" محمد لطیف صاحب مرزا	گنج مغلپورہ "	۵۰۰	۲۰۰
" ملک برکت علی صاحب معہ اہلیہ	حافظ آباد	۵۰۰	۱۰۰
" ملک صلاح الدین صاحب	ولی فیکٹری	۵۰۰	۲۰۰
" امیر حسین صاحب	او کھائی مشرقی پاکستان	۵۰۰۰	۱۰۰
" مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری معہ اہل و عیال	ربوہ	۵۰۰	۵۰
" قریشی محمد اقبال صاحب	سیالکوٹ	۵۰۰	۱۰۰
" چوہدری محمود احمد صاحب	گوجرہ	۵۰۰	۱۰۰
محترمہ والدہ صاحبہ ملک مجید خانصاحب شارک ۳۳۹ گ ب گوجرہ		۵۰۰	۱۰۰
جماعت احمدیہ	گوجرہ	۵۰۰	۵۷
مکرم میجر صفی الرحمان صاحب	سیالکوٹ چھاؤنی	۵۰۰	۲۰۰
" آر۔ ڈی احمد صاحب باد ایٹ لا	ڈھاکہ اضافہ	۱۵۰	۲۰۰
" محمد مطیع الرحمان صاحب مع اہل و عیال	"	۱۱	۱۰۰
" شیخ محمد عبد الرشید صاحب منجانب اختر سلیم لاہور		۱۰۰۰	-
" چوہدری نذیر احمد صاحب مع اہل و عیال	جہلم	۵۰۰	۱۰۰
" شیخ انور رسول صاحب	کراچی اضافہ	۳۰۰۰	۲۵۰۰
" چوہدری سلطان احمد صاحب	ہری سنگھ والا ضلع لائلپور	۵۰۰	۱۰۰۰
" کرنل عزیز احمد صاحب آف کھاریاں	لاہور	۵۰۰	۱۰۰۰
" عبد الحمید صاحب	کوٹ شاہی شہید	۵۰۰	۱۰۰
مجلس انصار اللہ	شیخوپورہ	۵۵۰	-
" ڈاکٹر عبد الستار صاحب	بشیر آباد سندھ	۵۰۰	۲۰۰۰
" مکرم غلام رسول صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب	پشاور	۵۰۰	۵۰۰
" اہلیہ صاحبہ " "	"	۵۰۰	۵۰۰
" ملک رشید احمد صاحب	بدم سوری کراچی	۲۰۰۰	-
" قریشی مختار احمد صاحب	ناظم آباد کراچی	۵۰۰	۵۰۰
" کیپٹن سید افتخار حسن صاحب	" جہلم "	۵۰۰	۵۰۰
" مرزا سردار محمد صاحب	کراچی	۵۰۰	۵۰۰
" ناصرہ بیگم اہلیہ مسعود احمد صاحب خورشید ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی		۵۰۰	۵۰۰
" مرزا محمد سرور صاحب معہ اہل و عیال	عزیز آباد کراچی	۵۱۱	۲۱۱
" راجہ منیر احمد صاحب	دارالیمن ربوہ	۵۱۵	۵۰
" مبارکہ شوکت صاحبہ منجانب برادریاں ناصر علی صاحب مرحوم	لاہور	۵۰۰	۵۰۰
جماعت احمدیہ	گوٹھ فتح دین سندھ	۱۳۵	-
" چوہدری عبد الخالق صاحب پنشنر تحریک جدید	چک سکندر	۵۰۰	۵۰۰
" " نادر علی صاحب معہ پسران انسپکٹر	تحریک جدید ربوہ	۵۰۰	۵۰۰
" صوفی محمد ابراہیم صاحب معہ اہلیہ	ربوہ اضافہ	۵۰۰	۵۰
" چوہدری ناصر احمد صاحب معہ اہلیہ	مردان	۵۰۰	۱۰۰
" " ثمر اسلم صاحب معہ اہلیہ	"	۵۰۰	۱۰۰
لجنہ اماء اللہ	حیدر آباد شہر	۱۰۰۰	-
" عبد القادر صاحب ۱۲۸ ع X واپڈا۔ کوٹ ادو		۵۰۰	۲۰۰
" میاں فضل دین صاحب معہ بچگان	حافظ آباد	۵۰۰	۱۵۰
" چوہدری بشارت احمد صاحب معہ اہل و عیال	لائلپور	۵۰۰	۱۰۰
جماعت احمدیہ	گھوڑہ کھاں	۹۴۵	-
" محمد یعقوب صاحب وخیرہ بچگان معہ بچگان	شاہدرہ	۵۰۰	۲۰۰
" افتخار احمد صاحب نسیم منجانب چوہدری قدرت اللہ صاحب آف کھاریاں		۷۰۰	-

لجنہ اماء اللہ گوجرہ کا ایک تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۲ اگست کو لجنہ اماء اللہ گوجرہ کا ایک تربیتی جلسہ مسجد احمدیہ گوجرہ میں منعقد ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے حسب ارشاد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ محترمہ مبارکہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور محترمہ بطور نمائندہ لجنہ مرکزیہ محترمہ نصرت رحمان جنرل سیکرٹری لجنہ لائلپور کے ہمراہ گوجرہ پہنچیں گوجرہ کی احمدی مستورات کے علاوہ گردونواح کے چک ۲۹۷ ج ب چک ۳۱۲ ج ب چک ۲۷۵ گ ب چک ۲۹۶ ج ب اور ۳۱۶ ج ب کی لجنات کی نمائندگان بھی آئی ہوئی تھیں۔

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور نصرت رحمان صاحبہ کی تربیتی و اصلاحی تقاریر کے علاوہ لجنہ گوجرہ کی صدر کا انتخاب بھی عمل آیا۔ سابقہ صدر محترمہ امتہ الحق صاحبہ ہی کثرت رائے سے آئندہ سال کے لئے دوبارہ صدر منتخب ہوئیں۔ اس تربیتی جلسہ کی وجہ سے خدا کے فضل سے حاضرات پر اچھا اثر ہوا۔ اور ان میں کام کرنے کی روح از سر نو بیدار ہوئی۔ فالحمد للہ

(امتہ العزیز ادریس۔ آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ...)

اعلان دار القضاء

مکرم غلام محمد صاحب ساکن ٹریک سپلائی ڈپو رائے ونڈ ضلع لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد سردار غلام حیدر صاحب ریٹائرڈ ریلوے آفیشل گڑھی شاہو محلہ فیروز گنج مکان ۲ مین سٹریٹ لاہور بتاریخ ۲۸/۵ بمقام سرگودھا وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے چھ ہزار روپے تعمیر ربوہ میں لگے ہوئے تھے۔ جن کے متعلق مرحوم نے وصیت لکھی ہوئی ہے۔ بعد میں یہ روپیہ امانت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے کھاتہ ۳-۱۳۳۹ میں منتقل ہو گیا۔ اور لیجر اندراج درجات زیادہ ۴۲۰/۳۸ روپے اس کھاتہ میں موجود ہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مذکورہ کو مطابق وصیت مرحوم مندرجہ ذیل طور پر تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

(۱)	محمد اعظم صاحب پوتا سردار غلام حیدر صاحب مرحوم	۵۰۰
(۲)	افتخار احمد صاحب " " "	۵۰۰
(۳)	شفقت جمیل پوتی سردار غلام حیدر صاحب مرحوم	۵۰۰
(۴)	امتہ الکریم " " "	۵۰۰
(۵)	مسماۃ سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب پسر کلاں	۵۰۰
(۶)	غلام محمد صاحب پسر غلام حیدر صاحب	۹۴
(۷)	مہدی حسین صاحب " "	۹۶
(۸)	رسول بیگم بنت " " "	۴۹
(۹)	سائرہ بیگم صاحبہ " "	۲۲۹
(۱۰)	حنیفہ بیگم صاحبہ " "	۲۵۰-۳۸
	میزان	۴۲۲۰/۳۸

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

دار القضاء ربوہ

درخواست ہائے دعا: میرے والد محترم چوہدری چراغ دین صاحب ننگلی آجکل بہت سی مشکلات سے دوچار ہیں۔ اسی طرح خاکسار بھی ملازمت کے نہ ملنے کی وجہ سے سخت پریشان ہے احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (محمد امین ڈھونڈی والا لائلپور)

۲- میری بھانجی عزیزہ تسلیم ایم اے۔ بی ایڈ فائنل کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیزہ کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ضیاء الحق لاہور چھاؤنی)

۳- خاکسار کی اہلیہ عرصہ ۹ ماہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ اب کمر پر پلستر کرا دیا گیا ہے جس کو ۱۷ دن گزر چکے ہیں۔ تاحال کوئی افاقہ محسوس نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد رشید دارالنصر ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۱۱۴

میں کبیر احمد ولد قاضی بشیر احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۱۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- کبیر احمد بھٹی ۱/۱۱۷ دھنتر روڈ راولپنڈی شہر۔

گواہ شد:- نصیر احمد بھٹی محصل برادر موصی حلقہ سٹ لائٹ ٹاؤن راولپنڈی شہر۔

گواہ شد:- میاں رشید احمد سیکرٹری مال حلقہ ۲/ راولپنڈی شہر۔

مسل نمبر ۲۰۱۱۵

میں عبدالمجید ولد حافظ احمد صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- دس کنال زرعی زمین مالیتی ۶۰۰/- روپے

۲- ایک عدد مکان ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ۹۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبدالمجید کاوکن دار القضاء ربوہ

گواہ شد:- فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ

گواہ شد:- قمر الدین انسپکٹر اصلاح وارشاد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۱۱۷

میں ظفر علی ولد غلام نبی صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال بیعت سنہ ۱۹۵۲ء ساکن گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱- زرعی اراضی ۱۳ ایکڑ

مالیتی ۳۹۲۰۰/- روپے

قرضہ بینک ۶۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ظفر علی محلہ آرائیں آباد گجرات شہر

گواہ شد:- محمد یوسف خان سیکرٹری مال گجرات

گواہ شد:- حکیم عطاء الرحمان انسپکٹر بیت المال حلقہ گجرات

مسل نمبر ۲۰۱۱۸

میں منور احمد بنگوی ولد ڈاکٹر نثار احمد بنگوی قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- منور احمد بنگوی غلام آباد شاہی چوک لائل پور۔

گواہ شد:- فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا غلام محمد آباد شاہی چوک لائل پور

گواہ شد:- ڈاکٹر نثار احمد بنگوی شاہی چوک غلام محمد آباد لائلپور

پروگرام بھرتی ماہ ستمبر ۱۹۷۰ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۴-۹-۷۰	جمعہ	سکول کھبیکی	سرگودھا
۵-۹-۷۰	ہفتہ	کمیٹی دفتر - بھیرہ	″
۸-۹-۷۰	منگل	ریسٹ ہاؤس۔ عیسےٰ خیل	میانوالی
۹-۹-۷۰	بدھ	ریسٹ ہاؤس۔ میانوالی	″
۱۲-۹-۷۰	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ خوشاب	سرگودھا
۱۵-۹-۷۰	منگل	ریسٹ ہاؤس۔ جھنگ	جھنگ
۱۷-۹-۷۰	جمعرات	سکول۔ طالب والا	سرگودھا
۱۹-۹-۷۰	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ احمد پور	جھنگ
۲۲-۹-۷۰	منگل	ریسٹ ہاؤس۔ شورکوٹ روڈ	″
۲۴-۹-۷۰	جمعرات	سکول۔ حیدری	سرگودھا
۲۶-۹-۷۰	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس بھوانہ	جھنگ
۳۰-۹-۷۰	بدھ	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی

نوٹ:- بھرتی صبح آٹھ بجے ہوگی

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ معہ تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لائیں۔ کم از کم معیار بھرتی = قد ۵ فٹ ۶ انچ وزن ۱۱۳ پونڈ

چھاتی = ۳۰ - ۳۱ انچ

تعلیم = پانچ جماعت

عمر ۱۷ سے ۲۰ سال تک۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان گمشدگی رسید بکس

دو عدد رسید بکس نمبر ۱۸۸۵۵ و ۱۹۹۷۵ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ لی مارکیٹ کراچی سے گم ہوگئی ہیں۔

لہٰذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بکوں پر کسی کو کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی دوست کو ان رسید بکوں کے متعلق علم ہو جائے تو وہ نظارت بیت المال کو اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست دعا:- محترم چوہدری گیلانی خان صاحب اور ان کے لڑکے مکرم بشیر احمد صاحب نصرت کمیشن شاپ فلہ منڈی عبد اللہ ضلع لائلپور اکثر بیمار رہتے ہیں بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ڈاکٹر عبدالرحمٰن ہومیو)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب

حضور نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور بصیرت افروز خطاب فرمایا

ربوہ ۳۰ر ظہور۔ آج بعد نماز عصر قصرِ خلافت سے ملحقہ باغیچہ میں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب کے موقع پر وسیع پیمانے پر ایک دعوتِ عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ کرم شمولیت فرمائی اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا اس تقریب میں کلاس کے اساتذہ کرام اور علمائے سلسلہ کے علاوہ محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر اور محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا گیا جو کہ کلاس کے ایک طالب علم مکرم سلطان احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے اس کلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس کلاس میں قرآن کریم کا ترجمہ (۵ پارے) احادیث نبویؐ۔ عربی اسباق اور دیگر فقہی و دینی مسائل سکھانے کے لئے کیا انتظام کیا گیا۔ کلاس میں ۲۲۶ طلباء اور ۲۸۷ طالبات نے حصہ لیا۔ آخر میں سب طلباء و طالبات کا ہر مضمون میں امتحان لیا گیا اور اس طرح یہ کوشش کی گئی کہ اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ دینی علوم انہیں سکھا دیئے جائیں۔ طلباء کو پڑھانے اور ان کا امتحان لینے کا انتظام نظارت اصلاح و ارشاد (شعبہ تعلیم القرآن) نے کیا اور طالبات کے سلسلہ میں جملہ انتظامات حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیرِ نگرانی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سرانجام دیئے طلباء و طالبات کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہی۔

رپورٹ پڑھے جانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے نمایاں کامیابی حاصل کرنیوالے طلباء کو انعامات عطا فرمائے اور انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعد ازاں حضور نے طلباء سے مختصر خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم سکھانے والی اس کلاس میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور پھر آپ میں سے اکثر کو کامیابی کی توفیق بخشی ہے۔ کامیابی کو اگر انسان اپنی سمجھ اور حافظہ کی طرف منسوب کرے اور اس میں تکبّر پیدا ہو جائے تو یہ کامیابی اسے ضلالت کی طرف لے جانے والی ہوتی ہے لیکن اگر وہ اسے اپنے رب کریم کی عطا سمجھے اور وہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرے تو پھر کامیابی اس کی معرفت کو بڑھانے اور اس کے لئے قربِ الٰہی کے راستوں کو کھولنے کا موجب ہوتی ہے۔

حضور نے دو اصولی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا پہلی بات یہ ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر قسم کی خیر و برکت کا منبع قرآن کریم ہے۔ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں ہمیں توجہ دلائی گئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

الخیر کلّہٗ فی القرآن

یعنی خیر و برکت کا منبع نہ دولت ہے نہ خاندانی عزّت ہے نہ علم ہے۔ ہر قسم کی تمام خیر و برکت کا سرچشمہ صرف قرآن پاک ہے۔ دوسری بات جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے یہ ہے کہ اس خیر و برکت کے حصول کا ذریعہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ہے اس لئے ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہو کہ تم قرآن کریم کو پڑھو اس پر غور کرو اور پھر اس کی برکات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کر کے حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا فرمائی اور اس طرح امسال کی فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس جو یکم ظہور کو شروع ہوئی تھی ۳۰ر ظہور کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ضروری اعلان

مکرم بدر سلطان صاحب مراقب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جہاں کہیں بھی ہوں دفتر سے فوری رابطہ قائم کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی مینیجر روزنامہ "الفضل" گزشتہ دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔ گزشتہ ماہ جون میں لُو لگنے سے طبیعت بہت ناساز ہو گئی تھی۔ اب شوگر کی تکلیف لاحق ہو گئی ہے۔ علاج ہو رہا ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم گیانی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین

ربوہ میں احمدی ڈاکٹروں کے اہم اجلاس کی مختصر روداد

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کی تشکیل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اہم خطاب

ربوہ ۳۱ر ظہور۔ کل مورخہ ۳۰ر ظہور بروز اتوار ربوہ میں احمدی ڈاکٹروں کا ایک اہم اجتماع منعقد ہوا جس میں ملک کے طول و عرض کے علاوہ بعض بیرونی ممالک کے احمدی ڈاکٹر بھی شامل ہوئے اور انہوں نے ایک بین الاقوامی ایسوسی ایشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا جس کا نام

"ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن"

ہو گا۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی خطاب فرمایا جس میں حضور نے اہم اور زرّیں نصائح سے اپنے خدام کو نوازا۔

احمدی ڈاکٹروں کا یہ اہم اجتماع جو ایسوسی ایشن کے کنوینر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے بلایا تھا سوا دس بجے صبح فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر میں زیرِ صدارت محترم ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا جس کے بعد صاحبِ صدر نے بتایا کہ آج سے دو سال قبل احمدی ڈاکٹروں کی ایک بین الاقوامی تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا جو بعض وجوہ کی بناء پر ابھی تک عملی جامہ نہیں پہن سکا تھا۔ اب اسی فیصلہ کے مطابق یہ اجلاس بلایا گیا ہے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اس ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس کی بنیادی غرض یہ ہے کہ تمام دنیا کے احمدی ڈاکٹر ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں اور طبی profession میں ایک دوسرے کو جدید طبی معلومات بہم پہنچائیں اور اس طرح زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق کرنے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد باہمی تبادلۂ خیالات اور مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس ایسوسی ایشن کا نام ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن ہو۔ اس کے صدر کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب۔ نائب صدر صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور سیکرٹری اور کیشئر ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کو بالاتفاق منتخب کیا گیا۔ اس کے تفصیلی قواعد و ضوابط وضع کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کے ممبر یہ ہوں گے:۔

کرنل خلیفہ تقی الدین صاحب۔ ڈاکٹر قاضی محمد مسعود صاحب لاہور۔ ڈاکٹر عبد الحق صاحب ڈینٹل سرجن لاہور۔ ڈاکٹر عبد الحق صاحب گجرات۔ ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور۔ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال۔ ڈاکٹر صدیق احمد صاحب لاہور۔ ڈاکٹر مبشر مرزا صاحب سوہاوہ ضلع جہلم۔ میجر منیر احمد صاحب سرگودھا۔

ساڑھے گیارہ بجے دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اجلاس میں تشریف لائے اور کرسئی صدارت کو رونق بخشی۔ حضور نے اپنے نہایت ایمان افروز خطاب میں احمدی ڈاکٹروں کو بنی نوعِ انسان کی بے لوث خدمت کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے بتایا اس وقت مغربی افریقہ کے ممالک میں انسانیت کی خدمت کرنے کے جو وسیع مواقع ہیں ان سے احمدی ڈاکٹروں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ افریقن اقوام ایک لمبا عرصہ ظلم و ستم کا نشانہ بنی رہی ہیں جس کی وجہ سے وہ اس وقت محبت، پیار اور ہمدردی کی خاص طور پر مستحق ہیں۔ حضور نے بتایا کہ یہ محبت اور ہمدردی صرف اسلام ہی انہیں دے سکتا ہے اس لئے احمدی ڈاکٹروں اور اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ وہاں جا کر ان کی خدمت کریں۔ ان کی یہ خدمت وہاں پر اسلام اور عیسائیت کی موجودہ جنگ پر بھی اثر انداز ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہو گی لیکن ہمیں ایسے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو مخلص ہوں اور دعا گو ہوں۔ ایسے ڈاکٹروں کو بلا توقف اپنے نام پیش کر دینے چاہئیں تا کہ ہم جلد سے جلد انہیں افریقہ بھجوا سکیں۔

حضورِ اقدس کی تقریر کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی جس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۴